ISSN: 2959-2224 (Online) and 2959-2216 (Print)
Open Access: https://journals.iub.edu.pk/index.php/uas/index
Publisher by: Department of Hadith, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.

عہدِ جاہلیت، دورِ نبوی ﷺ اور عصرِ حاضر میں شاعری: ایک تقابلی مطالعہ

A Comparative Study of Arabic poetry Through the Ages: Pre-Islamic, Prophetic and Modern Eras

Hafiz Haroon Ahmad*
CTI, Govt. Graduate College Civil Lines Sheikhupura

Zeshan Ali Sultani
Researcher, Govt. Graduate College Civil Lines Sheikhupura

Abstract
Poetry has been a profound medium of human expression throughout history, reflecting emotions, thoughts, and cultural narratives. This study explores Arabic poetry across three key eras: pre-Islamic, Prophetic, and modern. It examines the pre-Islamic poets who shaped Arab literary heritage and highlights the contributions of poets recognized and praised by the Prophet Muhammad (P.B.U.H). While many companions of the Prophet were renowned for their poetic talents, this discussion focuses on selected figures within the Prophetic era. The study also addresses the evolution of Arabic poetry in the modern era, identifying influential contemporary poets and their role in shaping global literary trends. Furthermore, it investigates the Quran's perspective on poetry, exploring the types of poetry it endorses and discourages, along with the specific guidance it offers poets. Through this comparative analysis, the article underscores the enduring relevance of Arabic poetry as a cultural and spiritual expression, bridging traditions across centuries and offering insights into the Arab world's rich literary legacy.

Keywords: Arabic Poetry, Pre-Islamic Era, Prophetic Era, Modern Era, Quranic Teachings about Poetry, Prominent Poets

تعارف

عربی ادب کا سرمایہ متعدد وجوہات کی بناء پر افضلیت اور اکملیت کے مقام پر فائز ہے، عربی ادب عظیم اہمیت اور بڑی وسعت رکھتا ہے۔ اس نے قدیم زمانہ کی تمام ترقی پسند اقوام کے علوم وفنون و آداب کو نہایت کشادہ ظرفی سے اپنے اندر سمو لیا اور محفوظ کر لیا تھا اور یہ آج بھی جدید دنیا کی ادبی تصانیف اور علمی تحقیقات کو اپنے اندر جذب کر لینے میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کر رہا۔ اس طرح دنیا کی تمام زبانوں میں صرف عربی زبان کو ہی یہ مقام و مرتبہ حاصل ہے کہ وہ بیک وقت قدیم وجدید کا کارآمد اور مفید سرمایہ اپنے اندر رکھتی ہے۔ عربی ادب کو مختلف ادوار میں تقسیم کیا گیا ہے۔ عام اور رائج تقسیم کے مطابق عربی ادب کے پانچ ادوار ہیں: جاہلی

* Email of corresponding author: hafizharoonkhan@gmail.com

دور، اسلامی یا اموی دور، عباسی دور، عثمانی یا ترکی دور، جدید دور یا نشاۃ ثانیہ کا دور۔ ہر دور میں عربی ادب پر کام ہوتا رہا ہے، زیر نظر آرٹیکل میں جاہلی دور، دورِ نبوت اور عصر حاضر کے معروف شعراء کرام کا مختصر تعارف اور منتخب کلام کو پیش کیا گیا ہے۔

لفظ شاعر

لفظ شعراء عربی زبان میں اسم مذکر ہے جو شاعر کی جمع ہے [1] اور لفظ شاعر بھی عربی زبان میں اسم مذکر ہے جس کا مطلب ہے شعر گوئی سے شغف رکھنے والا[2]۔ شاعر عروض کو جاننے اور شعر کہنے والے کو کہا جاتا ہے [3]۔

لغوی تعریف

لفظ شعر کے لغوی معنی ہیں جاننا، دریافت کرنا، کسی باریک چیز کی واقفیت حاصل کرنا[4]۔ شعراء کی دنیا میں گراں قدر باب ہے جسے اہل ناقدنے مختلف مواقعوں پر مختلف طریقوں سے بیان کیا ہے۔ شعر کے ضمن میں یہ بھی بیان کیا جاتا ہے شعر کا مادہ شعور ہے اور شعور کی غذا حس ہے [5]۔ حضرت حسان بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ شعر انسان کی فکر کا نتیجہ ہے [6]۔ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ شعر انسان کی فکر کا نتیجہ ہے جسے وہ لوگوں کے سامنے رکھتا ہے جس سے اہل دانش کی دانشمندی عیاں اور جاہل کی جاہلیت واضح ہوتی ہے [7]۔

سامی قوموں (سامی بمعنی سام [8]، سام بہ منسوب حضرت نوح علیہ السلام کے بڑے بیٹے جن کی اولاد سامی کہلائی [9]) میں عرب ایک ایسی قوم ہے جو اپنی فصاحت وبلاغت کے لحاظ سے شعر کہنے میں اُس اوج پر ہیں جہاں ان کا کوئی ثانی نہیں ہے، اس کے بنیادی اسباب ان کی جامعیت لغت، صفاء فطرت، کمال حیرت اور تخیلات ہیں۔ تخیلات شعر کو عموماً تین اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

اصطلاحی تعریف

اصطلاح میں وہ موزوں ومقفیٰ جو بالقصد کہا جائے، بعض کی رائے ہے کہ مقفیٰ ہونے کی شرط نہیں ہے [10]۔

شعر غنائی:

غنائی بہ منسوب غناء، غناء عربی کا لفظ ہے اور اسم مذکر ہے جس کے معنی راگ، سرور و غم ہے [11]۔ ایسا شعر جس میں شاعر اپنے خیالات کو شعر کی صورت میں ڈھال دے۔

شعر قصصی:

قصص، قصہ کی جمع ہے اس میں شاعر جنگی واقعات اور حکایات کو بیان کرتے ہیں [12]۔ اُردو میں قصص بالکسرہ ہے جبکہ قرآن مجید میں بالفتح مستعمل ہے [13]۔

شعر تمثیلی:

عربی میں اسم مؤنث ہے، لغوی معنی مثال، نظیر اور تشبیہ کے ہیں [14]۔ اس میں شاعر اپنی بات کو قاری تک پہنچانے کے لیے مختلف

کرداروں کا استعمال کر کے اشارۃ بیان کرتا ہے۔

ان تینوں میں سے بنیادی درجہ پہلی صنفِ شعر (شعر غنائی) کو ہی حاصل ہے۔ زیادہ اسی صنف پر شاعرانہ کام سامنے آیا ہے۔

عرب کے ہاں شعر کا مفہوم:

ہمارے ہاں شعر کا معنی جسے ہم عرفِ عام میں شعر کہتے ہیں، یہ شعر عرفی اور اصطلاحی ہے۔ لغتِ عرب میں شعر کا معنی مسجّع اور مقفّٰی کلام نہیں ہوتا بلکہ لغتِ عرب میں شعر کا معنی ایسی بات جو غیر تحقیقی اور فرضی ہو۔ رسول اللہ ﷺ شعر نہیں پڑھتے تھے، اگر شاعر کا معنی مسجّع اور مقفّٰی کلام کہنے والا ہو تو پھر نبی کریم ﷺ کو مشرکین شاعر کیوں کہتے تھے حالانکہ آپ ﷺ تو شعر نہیں کہتے تھے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنبَغِي لَهُ [15]

اور ہم نے اپنے ان پیغمبر کو نہ شاعری سکھائی ہے اور نہ وہ ان کے شایان شان ہے۔

عربی میں شعر موزوں نظم کو کہتے ہیں[16]۔ جس میں الفاظ، وزن، متوازن اور مقفّٰی استعمال ہوئے ہوں، شعر کا مقصد بھی یہی ہوتا ہے اگر شعر یہ تمام شرائط نہ پائی جائیں تو یہ شعر نہیں کہلائے گا چنانچہ ابو عثمان جاحظ شعر کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

والشعر العربی هو النظم الموزون وحده ما ترکب ترکبا متعاضدا واکان مقفی موزونا مقصودا به ذلک فما خلا من هذه القیود او من بعضها فلا یسمی شعرا ولا یسمی قائله شاعرا والهذا ما ورد فی الکتاب او السنة موزونا فلیس بشعر[17]۔

ترجمہ: شعر عربی زبان میں الفاظ کی متوازن ترکیب میں ملے ہوئے ہونے کو کہتے ہیں۔ اس کی انتہا با مطلب، باوزن اور ایک جیسے الفاظ کی ترکیب پر ہوتی ہے جس سے کوئی مطلب مقصود ہوتا ہے۔ پس جس کلام میں بیان کردہ شرائط نہ پائی جائیں تو وہ شعر نہیں کہلاتا اور نہ ہی اس کو کہنے والا شاعر کہلاتا ہے لہٰذا قرآن وسنہ میں جو موزوں الفاظ استعمال ہوئے ہیں انہیں شعر نہیں کہا جائے گا۔

شعراء کے طبقات

اہل عرب کے بنیادی و ابتدائی طبقوں کی تعداد تین ہے جس میں پہلا طبقہ جاہلی، دوسرا مخضرمی اور تیسرا طبقہ اسلامی کہلاتا ہے[18]۔

جاہلی طبقہ: اس دور میں ایسے شعراء شامل ہیں جن کا تعلق زمانہ جاہلیت سے ہے اور اسی حالت میں انہوں نے وفات پائی، اس دور کا بڑا شاعر "امراؤالقیس" کو کہا جاتا ہے[19]۔

دورِ مخضرمی: اس طبقہ میں شعراء نے زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں ادوار پائے یعنی اسلام لانے کے بعد بھی شاعری سے شغف رکھا اور شعر کہتے رہے، اس طبقہ کے سرخیل "حضرت حسان بن ثابتؓ" کہلاتے ہیں[20]۔

طبقہ اسلامی: یہ دور ان شعراء کا ہے جنہوں نے اسلامی دور پایا اسی وجہ سے انہیں اسلامی دور کے شعراء کہا جاتا ہے، اس دور کا بڑا شاعر "جریر" کو مانا جاتا ہے[21]۔

عہدِ جاہلیت کے شعراء

امرا‌ؤالقیس:

امراؤالقیس عہد جاہلیت کا سب سے بڑا شاعر تھا اور اہل عرب کو بھی اس پر ناز تھا۔ امراؤالقیس ایک شہزادہ تھا اور طریق زندگی بھی شہزادوں جیسی تھی اس کے سب سے بڑے شاعر ہونے پر اتنا یقین ہے جیسا کہ سورج کے مشرق سے طلوع اور مغرب میں غروب ہونے پر ہے۔ ایک مرتبہ اس کا ذکر سید الانبیاء ﷺ کی بارگاہ رسالت میں ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ امراؤالقیس "امیر الشعر" ہے مزید فرمایا کہ اس کا دنیا میں تو بہت نام ہے مگر آخرت میں خود کو فراموش کر گیا، بروزِ محشر شعراء کی قیادت کا عَلم اس کے ہاتھ میں ہوگا اور اپنی سربراہی میں انہیں بھی جہنم میں لے جائے گا[22]۔

امراؤالقیس نے عرب شاعری کو نئی جہتیں عطا کیں اور اہل عرب کو قصیدے سے بھی روشناس کروایا، اس کی شاعری جنگ و جدل سے بھی مزین نظر آتی ہے کیونکہ بذاتِ خود بہادر اور شہ سوار بھی تھا۔ امراؤالقیس نے لمبی بحر میں نظمیں بھی لکھیں اور کئی قصائد بھی لکھے۔ یاد رہے کہ عرب شعراء میں امراؤالقیس ہو یا کوئی بھی شاعر اس کے کلام کی استطاعت کرنا کافی پیچیدہ ہے اس لیے ہم مختصر پر ہی اکتفا کریں گے:

الا ایها اللیل الطویل الا انجلی　　　بصبح وما الا صباح و منک با مثل

ترجمہ: اے لمبی کالی رات کیا تو صبح میں تبدیل نہ ہوگی؟ مگر صبح کیا ہے وہ بھی تیری طرح ہے کہ عشق کی صبح فرقت شبِ فرقت سے کم سیاہ نہیں ہوتی[23]۔

وان کنت ساء تک منی خلیفه　　　فسلی ثیابی من ثیابک تنسل

ترجمہ: اگر تجھے میری خصلت بری معلوم ہوتی ہے تو میرے دل کی محبت اپنے دل سے نکال دے تب تو مجھ سے جُدا ہو سکے گی[24]۔

زہیر بن ابی سلمٰی:

زہیر بن ابی سلمٰی کا شمار عرب کے نامور شعراء میں ہوتا ہے اس بات پر سب مؤرخین متفق نظر آتے ہیں کہ ان کا کلام اس پائے کا ہے کہ لوگ زہیر بن ابی سلمٰی کو رہتی دنیا تک یاد رکھیں گے۔ ان کا پورا خاندان شاعر تھا، ابن الاعرابی لکھتا ہے کہ ان کا باپ شاعر تھا اور ہمشیرہ خنساء کے کلام کو بھی عرب میں بہت پذیرائی ملی۔ زہیر کا انتقال آپ ﷺ کے اعلان نبوت سے چند ماہ قبل ہوا[25]۔

نابغہ ذبیانی:

تیسرا شاعر جسے امتیازی حیثیت حاصل ہے یہ نابغہ ذبیانی ہے۔ ان کا اسم گرامی زیاد بن معاویہ تھا اور دو بیٹوں کی نسبت ابو عقرب اور ابو امامہ تھی[26]۔ اس کی شاعری میں انسانی جذبات کی صحیح تصویر ہوتی تھی۔ اس کا اکثر کلام بادشاہوں کی تعریف میں تھا اور نعمان بن منذر کے ساتھ معاصرت کی وجہ سے اس کی طویل صحبت رہی[27]۔ نابغہ ذبیانی نے لمبی عمر پائی اور نبی ﷺ کی بعثت سے قبل زمانہ

جاہلیت میں ہی اس نے وفات پائی[28]۔

دورِ نبوی ﷺ کے شعراء

کعب بن زہیرؓ:

شاعر دربار رسالت ﷺ، جلیل القدر صحابی سیدنا کعب بن زہیرؓ کا تاریخی اور مبارک قصیدہ لامیہ موسومہ ''بانت سعاد'' اپنی ادبی خصوصیات کی بدولت علمی اور مذہبی حلقوں میں ایک خاص مقام رکھتا ہے۔ حضرت کعب بن زہیرؓ کا شمار ان شعراء میں ہوتا ہے جنہیں ''مخضرم'' کہا جاتا ہے۔ مخضرم کی اصطلاح ان شعراء کے متعلق استعمال کی جاتی ہے جنھوں نے زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں کو پایا پھر اللہ کی توفیق سے دین اسلام قبول کیا۔ حضرت کعب بن زہیرؓ کے گھرانے میں کئی افراد شعر و شاعری سے وابستہ تھے، ان کو عرب شعراء میں ایک نمایاں مقام حاصل ہے۔ ڈاکٹر عمر فروخ ''تاریخ الادب العربی'' میں لکھتے ہیں:

> كان كعب بن زہیر شاعرا فحلا مكثرا مجیدا، ومنهم من قرنه بابیه،وجعله مع لبید والنابغه فی طبقة واحدة[29]۔

> ترجمہ: کعب بن زہیر کا شمار سر کردہ، کثیر گو اور بہترین شعراء میں ہوتا ہے۔ بعض ناقدین نے ان کا موازنہ انہی کے والد زہیر بن ابی سلمی سے کیا ہے اور ان کو لبید اور نابغہ ذبیانی کے طبقے میں شمار کیا ہے۔

حضرت کعبؓ دین اسلام کو قبول کرنے سے قبل اپنے اشعار میں آپ ﷺ کی ہجو کیا کرتے تھے جس سے مسلمانوں کو قلبی اور ذہنی اذیت وتکلیف ہوتی تھی۔ اللہ تعالی کی توفیق سے حضرت کعب بن زہیرؓ حضور اقدس ﷺ کے دستِ مبارک سے مشرف بہ اسلام ہوئے، حضرت کعبؓ نے ایک قصیدہ نظم فرمایا اور مسجد میں تمام صحابہؓ کے سامنے پڑھنے کی اجازت چاہی، آپ ﷺ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ چنانچہ حضرت کعبؓ نے اپنا قصیدہ لامیہ پڑھنا شروع کیا، اس واقعہ کو ابن اسحاق نے مغازی میں، ابن ہشام نے سیرت میں[30]، امام حاکم نے مستدرک میں[31]، امام بیہقی نے دلائل النبوۃ میں[32]، امام طبرانی نے معجم الکبیر میں[33]۔ کسی نے اختصار اور کسی نے تفصیل سے بیان کیا ہے۔

حضرت حسان بن ثابتؓ:

حضرت حسان بن ثابتؓ عہد نبوی ﷺ کے نامور، مشہور و معروف اور مقبول ترین شاعر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں شعر کی دولت سے نوازا تھا اور اہل عرب خصوصا مسلمانوں کے ہاں ان کا بہت بلند رتبہ و مقام تھا۔ آپ ﷺ نے کئی مرتبہ اللہ سے حضرت حسانؓ کے لیے فلاح و کامیابی اور جنت کی دعا مانگی۔ حضرت حسانؓ آپ ﷺ کی مدح میں قصائد تحریر کرتے اور اس پر اللہ کا شکر ادا کرتے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی کفار سے مدافعت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ حضرت حسانؓ سے فرماتے کہ مشرکین قریش کی ہجو کرتے رہو جبرائیلؑ تمہارے ساتھ ہیں۔ حضرت حسان بن ثابتؓ نے کعب بن الاشرف اور سلام بن ابی الحقیق کے قتل کے متعلق یہ اشعار کہے:

> للہ در عصابة قیتهم   یا ابن الحقیق و انت یا ابن الاشرف

ترجمہ: ''وہ کیا اچھی جماعت تھی جس سے اے ابن الحقیق اور اے ابن الاشرف تمہارا مقابلہ ہوا''۔

یسرون بالبیض الخاف الیکم بطرا کاسد فی عرین مغرف

ترجمہ: ”وہ تیز تلواریں لے کر تمہاری طرف اس طرح جوش سے بڑھے جیسے کہ شیر اپنی گوی میں جاتا ہے“۔

حتی اتواکم فی محل بلادکم نسقوکم حتفا ببیض وزف

ترجمہ: ”انہوں نے تمہارے گھر میں گھس کر تم کو شمشیر براں سے موت کے گھاٹ اتارا“[34]۔

حضرت کعب بن مالکؓ:

کعب نام، کنیت ابو عبد اللہ اور بنو سلمہ سے ہیں۔ حضرت کعب بن مالکؓ بارگاہ رسالت کے جلیل القدر صحابی اور شاعر رسول ﷺ ہیں جو دشمنان اسلام کو شعری صورت میں جواب دیا کرتے تھے۔ امام محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ تین انصاری صحابہ میں سے ایک حضرت کعب بن مالکؓ ہیں کو آپ ﷺ کی مدافعت میں اشعار پڑھا کرتے تھے[35]۔ حضرت کعب بن مالکؓ اپنی تلوار اور زبان دونوں سے جہاد کرتے تھے، زبان سے جہاد کرنے سے مراد اپنے اشعار کے ذریعے کفار کو تکلیف و اذیت پہنچانا ہے۔

جب ابو سفیان مکہ سے مدینہ پر چڑھائی کر رہا تھا تو اس نے چند اشعار قریش کو برانگیختہ کرنے کے لیے کہے تو اس کے جواب میں حضرت کعب بن مالکؓ نے یہ اشعار کہے:

تلھف ام المسبحین علی جیش ابن حرب بالحرۃ الفشل

ترجمہ: ”موت نوحہ کر رہی ہے ابو سفیان بن حرب کی شکست خوردہ بزدل فوج پر سنگلاخ میدان میں“۔

اذا یطرحون الرجال من شیم الطیر ترقی لقنۃ الجبل

ترجمہ: ”جب وہ لاشیں پھینک رہے تھے ان پرندوں کے ڈر سے جو لاشوں کو نوچنے کے لیے پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر انتظار کر رہے تھے“۔

جاووا بجمع لوقیس مبرکہ ماکان الا کمفحص الدول

ترجمہ: ”وہ ایک ایسا لشکر ساتھ لائے تھے کہ ان کی پڑاؤ کی جگہ کو ناپا جائے تو چیونٹی کے انڈے رکھنے کی جگہ سے زیادہ نہ ہو گا“۔

عار من النصر والثراء ومن ابطال اھل البطحاء والاسل

ترجمہ: ”اور وہ بھی مدد سے، دولت سے اور مکہ کے بہادر نیزہ بردار جنگجوؤں سے خالی تھا“[36]۔

حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ:

حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ رسول اللہ ﷺ کے صحابی اور مدحِ خوانِ رسول ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں دشمنان اسلام کا جواب دینے کے لیے مقرر اور منتخب کیا تھا۔ عبد اللہ بن رواحہؓ اسلام لانے سے پہلے اور پھر اسلام لانے کے بعد بھی شاعری کرتے تھے مگر جب یہ آیت وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ[37] نازل ہوئی تو آپؓ کو شاعری سے ہچکچاہٹ محسوس ہونے لگی لیکن نبی

کریم ﷺ نے آپ کو شعر کہنے کی ترغیب دی اور جب یہ آیت إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ[38] نازل ہوئی تو انہیں اطمینان نصیب ہوا اور اپنی شاعری کو جاری رکھا۔ ان کے قصائد میں اسلامی رنگ بالکل عیاں نظر آتا ہے۔ ان کے اشعار ملاحظہ فرمائیں:

خلوابنی الکفار عن سبیله　　　انی شهید انه رسوله

ترجمہ: کافروں کے بیٹوں کو اس کے راستے سے ہٹادو، میں گواہ ہوں کہ وہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

خلوا فکل الخیر فی رسوله　　　یا رب انی مومن بقیله

ترجمہ: ہٹادو، کیونکہ تمام بھلائی اس کے رسول ﷺ میں ہے، اے میرے رب! میں اس کے قول پر ایمان رکھتا ہوں۔

اعرف حق الله فی قبوله　　　نحن قتلنا کم علی تاویله

ترجمہ: میں اللہ کے حق کو پہچانتا ہوں آپ کو قبول کرنے میں، ہم نے تمہیں اس (قرآن) کی تفسیر پر قتل کیا۔

کما قتلنا کم علی تنزیله　　　ضربا یزیل الهام عن مقیله

ترجمہ: جیسے تمہیں اس (قرآن) کے نزول پر قتل کیا، ایسا وار کیا جو گردن کو اس کے آرام گاہ سے جدا کردے۔

ویذهل الخیل عن خلیله

ترجمہ: اور دوست کو دوست سے غافل کردے[39]۔

عصر حاضر کی شاعری اور مشہور شعراء کرام

محمود سامی البارودی:

محمود سامی البارودی عربی شاعری کی احیاء و تجدید کے بانی مانے جاتے ہیں، عربی شاعری کا وہ کلاسیکل لب ولہجہ جس کی روایات کا شاندار سلسلہ امراؤالقیس سے شروع ہو کر ابو تمام، ابو فراس سے ہوتا ہوا رضی تک پہنچتا ہے۔ دورِ انحطاط میں آکر مفقود ہو جاتا ہے چونکہ بارودی ان بلند پایہ شعراء (ابو فراس، رضی، طغرائی) وغیرہ سے متاثر تھے۔ اس لیے دورِ جدید میں اس لب ولہجہ کی بازیافت بارودی نے کی اور یہی ان کا سب سے بڑا کارنامہ ہے جس کی وجہ سے ان کے کلام کو دورِ جدید میں مقام فائقہ حاصل ہے[40]۔

جاہلی و اسلامی دور میں فخر و حماسہ شاعری کا مہتم بالشان باب رہا ہے، اس صنف میں شاعر اپنے قبیلے کے جنگی واقعات کے گیت گاتے تھے۔ عباسی دور میں سامان عیش کی فراوانی اور عیش کوشی کی وجہ سے شاعروں کو تلوار اٹھانے کی ضرورت نہ رہی۔ اس لیے اس صنف میں پہلے جیسی آب و تاب نہ رہی، ایک وقت گزرنے کے بعد بارودی نے اس صنف کو دوبارہ جلا بخشی اور اس میں اپنی معرکہ آرائیوں کا فخریہ بیان کیا ہے:

ومقع کلج البحر خضت غماره　　　ولا معقل الا المناصل والجرد

ترجمہ: سمندر کی طرح بڑی لہر آئی اور کوئی پناہ نہیں تھی سوائے مضبوط قلعے تیز تلوار کے۔

صبرت له والموت يحمر تارة　　وينغل طورا فى العجاج فيسود

ترجمہ: میں نے صبر کیا کبھی موت سرخ نظر آئی اور کبھی میدان جنگ کی گرد میں چھپ کر سیاہ ہو گئی[41]۔

احمد شوقی:

احمد شوقی بک قاہرہ میں پیدا ہوئے اور وہیں پرورش پائی۔ ان کے والد محمد علی پاشا کے مصاحبین میں شامل تھے۔ ابتدائی و ثانوی تعلیم کے بعد اعلیٰ تعلیم فرانس سے قانون و ادب میں حاصل کی۔ ان کے اشعار میں قومی شعور و احساسات کی ترجمانی اور جہاد کے لیے حدی خوانی تھی۔ شوقی اپنے اعلیٰ کلام کی بدولت عالم عرب اور خصوصا اپنی قوم کی نظروں میں عزت و احترام کا حق دار ٹھہرا۔ شوقی نے ادب کے فرسودہ اسلوب میں نئی روح کو پھونکا۔ شوقی اپنی زبان و فن اور دین کا محافظ تھا، اس کے کلام میں الہامی کتب، انبیاء و خلفاء اور مقدس مقامات کا تذکرہ اکثر ملتا ہے[42]۔

اپنے ایک قصیدے میں دمشق کے اوصاف بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

امنت بالله واستثنيت جنته　　دمشق روح و جنات ريحان

ترجمہ: میں اللہ پر ایمان رکھتا ہوں اور اس کی جنت کو مستثنیٰ کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ دمشق میں ہر قسم کی آرائش و آسائش اور خدا کی رحمتیں موجود ہیں اور یہ علاقہ جنت ارضی ہے۔

قال الرفاق وقد هبت خمائلها　　الارض دار لها(الفيحاء) بستان

ترجمہ: جب یہاں کے گھنے درختوں کے جھنڈ جھومے تو ساتھیوں نے کہا کہ ساری زمین تو لوگوں کے رہنے کے لیے مکانات کی حیثیت رکھتی ہے اور اس کا چمن "فیحاء" ہے۔

جرى وصفق يلقانا بها (بردى)　　كما تلقاك دون الخلد رضوان

ترجمہ: یہاں داخل ہونے پر تیز رفتار تھپیڑے مارتا ہوا دریائے بردی اس طرح ہمارا استقبال کرتا ہے جیسے جنت میں داخل ہونے پر رضوان تمہارا استقبال کر رہا ہو[43]۔

خلیل مطران:

خلیل مطران کی پیدائش لبنان کے ایک عربی النسل عیسائی گھرانے میں ہوئی۔ ان کے والد نہایت صاف گو اور خود دار تھے۔ والدہ نہایت تہذیب یافتہ اور زیرک خاتون ہونے کے ساتھ ساتھ شاعرہ بھی تھیں۔ یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ مطران کو شعر گوئی کا ذوق و شوق ورثے میں ملا تھا۔ ابتدائی تعلیم کے بعد اعلیٰ تعلیم بیروت سے حاصل کی، تعلیم کے دوران ہی آپ کی غیر معمولی شاعرانہ صلاحتیں ظاہر ہونے لگیں۔ حریت پسندی کا جذبہ مطران پر نہایت غالب تھا اور مطران نے متعدد زبانیں بھی سیکھ رکھی تھیں۔ شوقی کی طرح

مطران کی شاعری میں بھی قدیم و جدید عناصر عیاں ہوتے ہیں،اس کے ساتھ مطران کی شاعری میں جدت پسندی دکھائی دیتی ہے[44]۔

قرآن کریم میں شعراء کے متعلق آیات

اگر ہم قرآن کریم کا بطور مطالعہ کریں تو پتا چلتا ہے کہ لفظ "شاعر" قرآن مجید میں چار مرتبہ آیا ہے اور لفظ "شعر" ایک مرتبہ ذکر ہوا ہے۔ شعراء کا عمومی ذکر صرف ایک مرتبہ ذکر کیا گیا ہے۔ یوں معلوم ہوا کہ چھ آیات ایسی ہیں جن میں شعراء و شعر کا ذکر وارد ہوا ہے:

وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنبَغِي لَهُ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُّبِينٌ[45]

"ہم نے اپنے ان پیغمبر کو نہ شاعری سکھائی ہے اور نہ وہ ان کے شایان شان ہے، بعض مشرکین کہا کرتے تھے کہ معاذ اللہ حضور ﷺ شاعر ہیں اور قرآن کریم آپ کی شاعری کی کتاب ہے۔ یہ آیت اس کی تردید کر رہی ہے"۔

بَلْ قَالُوٓاْ أَضْغَٰثُ أَحْلَٰمٍۭ بَلِ ٱفْتَرَىٰهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ فَلْيَأْتِنَا بِـَٔايَةٍ كَمَآ أُرْسِلَ ٱلْأَوَّلُونَ[46]

"یہی نہیں بلکہ ان لوگوں نے یہ بھی کہا کہ یہ قرآن بے جوڑ خوابوں کا مجموعہ ہے، بلکہ یہ ان صاحب نے خود گھڑ لیا ہے، بلکہ یہ ایک شاعر ہیں"۔

وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُوٓا ءَالِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ[47]

"اور کہا کرتے تھے کہ: کیا ہم ایسے ہیں کہ ایک دیوانے شاعر کی وجہ سے اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں"۔

أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِۦ رَيْبَ ٱلْمَنُونِ[48]

"بھلا کیا یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ: یہ صاحب شاعر ہیں جن کے بارے میں زمانے کی گردش کا انتظار کر رہے ہیں"۔

علامہ سیوطیؒ نے روایت نقل کی ہے کہ قریش کے کچھ لیڈروں نے آپ ﷺ کے متعلق یہ کہا تھا کہ یہ تو ایک شاعر ہیں اور جس طرح دوسرے شاعر نہیں رہے، ان کی شاعری بھی انہی کے ساتھ ختم ہو جائے گی، اس بات جواب مذکورہ آیت میں دیا گیا ہے۔

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ[49]

"اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے مگر تم تھوڑے ہی ایمان لاتے ہو"۔

وَٱلشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ ٱلْغَاوُۥنَ[50]

"شاعر لوگ، تو اُن کے پیچھے تو بے راہ لوگ چلتے ہیں"۔

یہ کفار کی بات کی تردید ہے کہ نبی کریم ﷺ معاذ اللہ شاعر ہیں اور قرآن مجید شاعری کی کتاب ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ شاعری تو ایک تخیلاتی چیز ہے جس کا بعض اوقات حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا، چنانچہ وہ اپنی خیالی دنیا میں بھٹکتے رہتے ہیں، طرح طرح کے مغالطے کرتے ہیں اور استعاروں اور تشبیہات میں حد سے بڑھ جاتے ہیں، اس لیے جو لوگ شاعری کو ہی اپنا

اوڑھنا بچھونا بنا لیتے ہیں، ان کو کوئی اپنا دینی پیشوا نہیں مانتا اور اگر کوئی ان کو اپنا پیشوا مانتا بھی ہے تو وہ خود گمراہ ہو جاتا ہے۔

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا[51]

"ہاں مگر وہ لوگ مستثنیٰ ہیں جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے اور اللہ کو کثرت سے یاد کیا"۔

یہ استثنیٰ ذکر فرما کر اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا کہ اگر شاعری میں یہ خرابیاں نہ ہوں اور ایمان و عمل صالح کے تقاضوں کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے کوئی شاعری کرے اور اپنے شاعرانہ خیالات و تخیلات کو دین و مذہب کے خلاف استعمال نہ کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور ظلم کا بدلہ لینے کا ذکر بطورِ خاص اس لیے کیا گیا ہے کہ اس زمانے میں شاعری پروپیگنڈے کا سب سے مؤثر ذریعہ سمجھی جاتی تھی۔ بعض بدنہاد کافروں نے حضور ﷺ کے خلاف اشعار کہہ کر مشہور کر دیے تو حضرت حسان بن ثابتؓ اور حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ نے اس کے جواب میں آپ ﷺ کی شان میں نعتیہ قصیدے کہے اور ان کفار کے اعتراضات کا جواب دیا، اس آیت میں ان حضرات کی شاعری کی تائید کی گئی ہے۔

حاصلِ کلام:

آج کی نوجوان نسل لب و گل و عارض کے ذکر یا تذکرے کو ہی شاعری سمجھتی ہے۔ تاہم عرب جاہلی معاشرے میں لب و گل کی بجائے اپنے گھوڑے کی شان اور اپنی تلوار کی دھار بیان کرنا زیادہ پسند کرتے تھے اور عرب شاعر خود کو ایک مخصوص موضوع تک محدود نہیں کرتے بلکہ ان کی زندگی وسیع صحرا پر مشتمل ہے، ان کی شاعری میں بھی موضوعات کی وسعت پائی جاتی ہے۔ اسی وجہ سے عرب شعراء اور شعر کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔

زمانہ جاہلیت کے بعد دورِ نبوی ﷺ میں بھی شعراء کرام موجود تھے جو اپنے کلام میں استعارات، تشبیہات و عمدہ تراکیب کا استعمال کرتے تھے۔ کفار و مشرکین شاعری کے ذریعے آپ ﷺ کی ہجو کیا کرتے تھے، صحابہ کرامؓ نے بڑے عمدہ انداز میں اُن سب کو جواب دیا۔ دورِ نبوت میں شاعری محض تخیلاتی یا تصوراتی نہ تھی بلکہ بامقصد ہوتی تھی۔

جاہلی دور کے بعد اسلام کی آمد سے زندگی کے دیگر میدانوں کی طرح ادب کا میدان بھی بڑا متاثر ہوا اور اسلامی تعلیمات کے اثرات عربوں کی شاعری پر بھی پڑے جس کے نتیجے میں اسلامی تعلیمات کے خلاف اصناف شاعری میں کمی آئی اور بعض نئے اصناف وجود میں آئے۔

عربی زبان کو قدرت نے بے شمار لفظی و معنوی محاسن و فضائل سے نوازا ہے۔ دورِ جدید میں عرب شاعری کے بہت سے نئے رجحانات ملتے ہیں۔ عربی شاعری زندگی کی رعنائیوں اور توانائیوں سے بھرپور ہے۔ ہمارے ہاں شاعری میں مخصوص موضوعات کے ساتھ تصوراتی شاعری زیادہ رائج ہے اور نئے شعراء اسی میں شعر کہنا پسند کرتے ہیں جبکہ عرب شعراء حقیقت پسندی، انسانیت

دوستی اور اسلامی جذبات کو اپنی شاعری کے ذریعے پیش کرتے ہیں۔

قرآن مجید کے مطالعے سے پتا چلا کہ شاعر یا شعراء کا لفظ قرآن کریم میں بھی استعمال ہوا ہے اور جس شاعر کا ایمان صحیح ہے، عمل صالح ہے اور وہ اللہ کو یاد رکھتا ہے نیز اس کے اشعار غیر شرعی مواد پر مشتمل نہ ہوں تو ایسے اشعار کہنے اور سننے میں شرعا کوئی حرج نہیں ہے۔ایسے اشعار جن میں رسول اللہ ﷺ یا صحابہ کرامؓ کے خلاف یا مسلمان کی مذمت یا فحاشی کا ذکر ہو، ایسے اشعار کہنا ناجائز و حرام ہیں۔

All Rights Reserved © 2024 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

حوالہ جات وحواشی

---

[1] مولوی فیروزالدین، فیروز اللغات اُردو جامع، فیروز سنز، لاہور، ط: آٹھ، 2017ء، ص891

Maulvī Fīrūzuddīn, Fīrūz al-Lughāt ʿUrdū Jāmiʿ, Fīrūz Sons, Lahore, 8th ed., 2017, p. 891

[2] ایضا

ibid

[3] مولوی سید احمد دہلوی، فرہنگ آصفیہ، تہذیب وتزئین: سید یاسر جواد (تصحیح شدہ ایڈیشن)، الفیصل ناشران، لاہور، ج3، ص1705

Maulvī Sayyid Aḥmad Dihlawī, Farhang-e-Āṣafiyah, edited and annotated by Sayyid Yāsir Jawād (Corrected Edition), Al-Faiṣal Publishers, Lahore, Vol. 3, p. 1705

[4] ایضا، ص1735

ibid, p1735

[5] عبد المجید صابری، اقوال سید وارث شاہ (ترجمہ وتشریح)، دیباچہ، سائیں شہباز رحمن وارثی، مقصود پبلشر، لاہور، ط: اوّل، 2020ء، ص6

ʿAbd al-Majīd Ṣābrī, Aqwāl Sayyid Wāriṣ Shāh (Tarjumah wa Tashrīḥ), foreword by Sāʾin Shahbāz Raḥmān Wārisī, Maqṣūd Publishers, Lahore, 1st ed., 2020, p. 6

[6] ایضا، ص9

ibid, p9

[7] ایضا، ص10

ibid, p10

[8] مولوی فیروز الدین، فیروز اللغات، ص812

Maulvī Fīrūzuddīn, Fīrūz al-Lughāt, p812

[9] ایضا، ص811

ibid, p811

[10] ایضا

ibid

[11] عبد المجید صابری، اقوال سید وارث شاہ، ص7

ʿAbd al-Majīd Ṣābrī, Aqwāl Sayyid Wāriṣ Shāh, p7

[12] ایضا

ibid

13 مولوی فیروز الدین، فیروز اللغات، ص1015

Maulvī Fīrūzuddīn, Fīrūz al-Lughāt, p1015

14 مولوی سید احمد دہلوی، فرہنگ آصفیہ، ج1، ص891

Maulvī Sayyid Aḥmad Dihlawī, Farhang-e-Āṣafiyah, Vol. 1, p. 8911

15 یٰس69:36

Yasin 36:69

16 محمد صالح الشنیطی، فن التحریر العربی ضوابط وانماطہ، دار الاندلس للنشر والتوزیع، الریاض، سعودیہ، 2001ء، ص231

Muḥammad Ṣāliḥ al-Shanīṭī, Fann al-Tahrīr al-ʿArabī: Ḍawābiṭ wa Anmāṭuh, Dār al-Andalus li-l-Nashr wa-l-Tawzīʿ, Riyadh, Saudi Arabia, 2001, p. 231

17 ابو العباس احمد بن محمد الحموی، المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر، مکتبہ العلمیہ، بیروت، لبنان، س ن، ج1، ص314

Abū al-ʿAbbās Aḥmad bin Muḥammad al-Ḥamawī, Al-Miṣbāḥ al-Munīr fī Gharīb al-Sharḥ al-Kabīr, Maktabah al-ʿIlmiyyah, Beirut, Lebanon, n.d., Vol. 1, p. 314

18 الدکتور علی الجندی، فی تاریخ الادب الجاہلی، مکتبہ دار التراث، بیروت، لبنان، 1991ء، ص274

Al-Duktūr ʿAlī al-Jundī, Fī Tārīkh al-Adab al-Jāhilī, Maktabah Dār al-Turāth, Beirut, Lebanon, 1991, p. 274

19 ابو العباس احمد بن یوسف التیفاشی، سرور النفس بمدارک الحواس الخمس، المؤسسۃ العربیہ للدراسات والنشر، بیروت، لبنان، 1980ء، ص40

Abū al-ʿAbbās Aḥmad bin Yūsuf al-Tīfāshī, Surūr al-Nafs bi-Madārak al-Ḥawās al-Khams, Al-Mu'assasah al-ʿArabīyah li-l-Dirāsāt wa-l-Nashr, Beirut, Lebanon, 1980, p. 40

20 احمد بن ابراہیم الھاشمی، جواہر الادب فی ادبیات وانشاء لغۃ العرب، مؤسسۃ المعارف، بیروت، لبنان، س ن، ج2، ص29

Aḥmad bin Ibrāhīm al-Hāshimī, Jawāhir al-Adab fī Adabīyāt wa-Inshā' Lughat al-ʿArab, Mu'assasah al-Ma'ārif, Beirut, Lebanon, n.d., Vol. 2, p. 29.

21 ابو العباس احمد بن یوسف التیفاشی، سرور النفس بمدارک الحواس الخمس، ص40

Abu al-ʿAbbās Aḥmad bin Yūsuf al-Tīfāshī, Surūr al-Nafs bi-Madārak al-Ḥawās al-Khams, p.40.

22 افتخار احمد افتخار، جاہلی عرب شعراء (غیر مطبوع۔ آن لائن دستیاب: کتاب وسنت ڈاٹ کام) 2019ء، ص45

Iftikhār Aḥmad Iftikhār, Jāhilī ʿArab Shuarā', (Unpublished, Online available: Kitāb wa-Sunnat.com), 2019, p. 45.

23 ایضا، ص50

ibid, p50

24 ایضا

ibid

25 استاد احمد حسن زیات، تاریخ ادب عربی، ترجمہ: عبد الرحمن طاہر سورتی، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، 1961ء، ص114

Ustād Aḥmad Ḥasan Ziyāt, Tārīkh Adab ʿArabī, translated by ʿAbd al-Raḥmān Ṭāhir Sūrtī, Shaykh Ghulām ʿAlī & Sons, Lahore, 1961, p. 114.

26 عبد القادر بن عمر البغدادی، خزانۃ الادب ولب لباب لسان العرب، ج2، مکتبہ الخانجی، القاہرہ، مصر، 1997ء، ص135

ʿAbd al-Qādir bin ʿUmar al-Baghdādī, Khazānat al-Adab wa Lub Lubbāb Lisān al-ʿArab, Vol. 2, Maktabah al-Khānijī, Cairo, Egypt, 1997, p. 135.

27 احمد بن ابراہیم الھاشمی، جواہر الادب فی ادبیات وانشاء لغۃ العرب، ج2، ص39

Aḥmad bin Ibrāhīm al-Hāshimī, Jawāhir al-Adab fī Adabīyāt wa-Inshā' Lughat al-ʿArab, Vol. 2, p. 39.

28 عبد القادر بن عمر البغدادی، خزانۃ الادب ولب لباب لسان العرب، ج2، ص135

ʿAbd al-Qādir bin ʿUmar al-Baghdādī, Khazānat al-Adab wa Lub Lubbāb Lisān al-ʿArab, Vol. 2, p. 135.

29 ڈاکٹر عمر فروخ، تاریخ الادب العربی، ط: رابعہ، 1981ء، ج1، ص283

Dr. ʿUmar Farūkh, Tārīkh al-Adab al-ʿArabī, 4th ed., 1981, Vol. 1, p. 283.

30 محمد بن عبد الملک بن ہشام، السیرۃ النبویۃ، دار الجیل، بیروت، ط: الاولی، 1991ء، ج4، ص278 تا 290

Muḥammad bin ʿAbd al-Malik bin Hishām, Al-Sīrah al-Nabawīyah, Dār al-Jīl, Beirut, 1st ed., 1991, Vol. 4, pp. 278–290.

31 محمد بن عبد اللہ الحاکم نیشاپوری، المستدرک علی الصحیحین، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ط: الاولی، 1990ء، ج4، ص3 تا 10

Muḥammad bin ʿAbdullāh al-Ḥākim al-Nayshāpūrī, Al-Mustadrak ʿalā al-Ṣaḥīḥayn, Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, Beirut, 1st ed., 1990, Vol. 4, pp. 3–10.

32 ابو بکر احمد بن الحسین البیہقی، دلائل النبوۃ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ط: الاولی، 1985ء، ج5، ص207

Abū Bakr Aḥmad bin al-Ḥusayn al-Bayhaqī, Dalā'il al-Nubuwwah, Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, Beirut, 1st ed., 1985, Vol. 5, p. 207.

33 سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی، المعجم الکبیر، مطبوعات وزارت الاوقاف فی الجمہوریہ العراقیہ، ط: الاولی، 1980ء، ج9، ص176 تا 179

Sulaymān bin Aḥmad bin Ayyūb al-Ṭabarānī, Al-Muʿjam al-Kabīr, Maktabāt Wazarat al-Awqāf fī al-Jumhūriyyah al-ʿIrāqīyah, 1st ed., 1980, Vol. 9, pp. 176–179.

34 ابو جعفر محمد بن جریر الطبری، تاریخ الامم والملوک، ترجمہ: سید محمد ابراہیم ندوی، نفیس اکیڈمی، کراچی، ط: جدید، 2004ء، ج2، ص164

Abū Jaʿfar Muḥammad bin Jarīr al-Ṭabarī, Tārīkh al-Umam wa-l-Mulūk, translated by Sayyid Muḥammad Ibrāhīm Nadwī, Nafīs Academy, Karachi, 1st ed., 2004, Vol. 2, p. 164.

35 ایضا

ibid

36 ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، تحقیق: علی محمد البجاوی، دار الجیل، بیروت، ط: الاولی، 1992ء، ج3، ص449

Abū ʿUmar Yūsuf bin ʿAbdullāh bin Muḥammad bin ʿAbd al-Barr, Al-Istīʿāb fī Maʿrifat al-Ṣaḥābah, edited by ʿAlī Muḥammad al-Bajāwī, Dār al-Jīl, Beirut, 1st ed., 1992, Vol. 3, p. 449.

37 الشعراء 26:224

Ash-Shu’araa 26:224

38 ایضا:227

ibid

39 ابو جعفر محمد بن جریر الطبری، تاریخ الامم والملوک، ج2، ص282

Abū Jaʿfar Muḥammad bin Jarīr al-Ṭabarī, Tārīkh al-Umam wa-l-Mulūk, Vol. 2, p. 282.

40 نسیمہ فاروقی، جدید عربی شاعری، اسلامک بک سنٹر، لکھنؤ، ط:اول، 1977ء، ص40

Nasīmah Fārūqī, Jadīd ʿArabī Shāʿirī, Islamic Book Center, Lucknow, 1st ed., 1977, p. 40.

41 ایضا، ص44

ibid

42 استاد احمد حسن الزیات، تاریخ ادب عربی، ترجمہ: عبد الرحمن طاہر سورتی، ص590

Ustād Aḥmad Ḥasan al-Ziyāt, Tārīkh Adab ʿArabī, translated by ʿAbd al-Raḥmān Ṭāhir Sūrtī, p. 590.

43 ایضا، ص592

ibid, p592

44 نسیمہ فاروقی، جدید عربی شاعری، ص99

Nasīmah Fārūqī, Jadīd ʿArabī Shāʿirī, p. 99.

45 یٰس69:36

Yasin 36:69

46 الانبیاء5:21

Al-Anbiyaa 21:5

47 الصافات36:37

As-Saaffaat 37:36

48 الطور30:52

At-Tur 52:30

49 الحاقۃ 41:69

Al-Haaqaa 69:41

50 الشعراء224:26

Ash-Shu’araa 26:224

51 ایضا،228

ibid, 228